باقاعدہ تصدیق شدہ اشاعت | Member AKNS | ABC Certified

www.dailydhartiajk.com dailydharti@gmail.com

روزنامہ

# کشمیر دھرتی

راولاکوٹ

چیف ایگزیکٹو: ڈاکٹر عمران حسین

چیف ایڈیٹر: عابد صدیق ایڈیٹر: عمر خیام

جلد 04 | جمعۃ المبارک 26 ستمبر 2025ء، 03 ربیع الثانی 1447ھ، 12 اسوج 2082 | سفما 04/ قیمت 20 روپے | شمارہ نمبر 154


## یونائیٹڈ ڈاکٹرز فورم آزاد کشمیر کی ڈیڈ لائن، او پی ڈی سروسز غیر معینہ مدت تک بند کرنے کا اعلان

حکومت کو ایک ماہ کے اندر ڈاکٹرز کے تمام مطالبات کے نوٹیفکیشن جاری کرنے کی ڈیڈ لائن دیتے ہیں، مسائل حل نہ کیے گئے تو آزاد کشمیر میں او پی ڈیز غیر معینہ مدت تک بند کر دی جائیں گی

عدالتی حکم کے مطابق جولائی 2022 سے ڈاکٹرز کے بقایا جات فوری طور پر ادا کیے جائیں، خواتین ڈاکٹرز کو حمل کے دوران بیڈ تعطیل فراہم کی جائے، ڈاکٹر واجد علی خان اور دیگر کی پریس کانفرنس

مظفرآباد (دھرتی نیوز) یونائیٹڈ ڈاکٹرز فورم آزاد کشمیر کی حکومت کو ایک ماہ کی ڈیڈ لائن، مطالبات کا نوٹیفکیشن جاری نہ ہونے کی صورت میں او پی ڈی سروسز غیر معینہ مدت تک بند کرنے کا اعلان۔ یونائیٹڈ ڈاکٹرز فورم آزاد کشمیر کے نمائندگان نے حکومت کو ایک ماہ کے اندر ڈاکٹرز کے تمام مطالبات کے نوٹیفکیشن جاری کرنے کی ڈیڈ لائن دے دی ہے۔ اگر مطالبات پر عمل درآمد نہ ہوا تو او پی ڈیز غیر معینہ مدت تک بند کر دی جائیں گی۔ ان خیالات کا اظہار یونائیٹڈ ڈاکٹرز فورم آزاد کشمیر کے نمائندگان ڈاکٹر ظہور احمد، ڈاکٹر واجد علی خان، ڈاکٹر ارشد رفیق، ڈاکٹر عبدالرحمان، ڈاکٹر عبدالوحید، ڈاکٹر عبدالقیوم، ڈاکٹر عبدالرحمان، ڈاکٹر عبدالرحمان، ڈاکٹر عبدالرحمان

روزنامہ کشمیر دھرتی راولاکوٹ
شہر.....شہر.....قریہ.....قریہ.....کی خبریں

# حقیقی تبدیلی کیلئے جماعت اسلامی کا ساتھ دیں، ڈاکٹر مشتاق

## کشمیر کی آزادی باطل نظام کی تبدیلی اور پاکستان کی مضبوطی کا تقاضا ہے کہ جماعت کو اقتدار میں آنے سے نہ روکا جائے

جماعت اسلامی نے اپوزیشن میں ہوتے ہوئے آزاد کشمیر کے 10 لاکھ افراد کو فائدہ پہنچایا ہے اور پہنچا رہی ہے، خطاب

راولاکوٹ (پ ر) جماعت اسلامی آزاد کشمیر کے سیکرٹری اطلاعات ڈاکٹر مشتاق خان نے کہا ہے کہ کشمیر کی آزادی باطل نظام کی تبدیلی اور پاکستان کی مضبوطی کا تقاضا ہے کہ جماعت اسلامی کو اقتدار میں آنے سے نہ روکا جائے۔ جماعت اسلامی کے پاس ایماندار، دیانتدار اور قابیت موجود ہے جو عوامی مسائل کے حل کا باعث اور بہتری کا رستہ ہے۔ آزاد کشمیر کے عوام اگر حقیقی تبدیلی چاہتے ہیں تو جماعت اسلامی کا ساتھ دیں، جماعت اسلامی کے اپوزیشن میں ہوتے ہوئے آزاد کشمیر کے 10 لاکھ افراد کو فائدہ پہنچایا ہے اور پہنچا رہی ہے، ایک لاکھ نوجوانوں کو بغیر کسی پروگرام کے قرضہ جات دیئے جا چکے ہیں۔ (بقیہ 01 صفحہ 03)

# کالج انڈسٹری زبوں حالی کا شکار ہو چکی، لیاقت بلوچ

## حکومت زراعت، تجارت اور صنعتوں کو تحفظ فراہم کرے، خطاب

لاہور (صباح نیوز) جماعت اسلامی کے امیر لیاقت بلوچ نے کہا ہے کہ سیاسی قوی موومنٹ کے سید ریاضت علی شاہ نے کہا ہے کہ کالج انڈسٹری زبوں حالی کا شکار ہے، حکومت زراعت، تجارت اور صنعتوں کو تحفظ فراہم کرے۔ روات انڈسٹریل اسٹیٹ کے صنعت کاروں، مزدوروں اور تاجروں سے خطاب کرتے (بقیہ 02 صفحہ 03)

# پشاور کیلئے جعفر ایکسپریس کی سروس 3 روز کیلئے معطل

## دھماکے سے تباہ پٹڑی کی بحالی کا کام جاری، مشیری جائے وقوعہ پر موجود

کوئٹہ (صباح نیوز) کوئٹہ سے پشاور کیلئے منظور کیپسل بی فلٹر فراہم کر دیا گیا، ریلوے کی سروس 3 روز تک معطل رہے گی۔ دوسری جانب منظور کیپرس ریلوے حکام کے مطابق منظور کیپسر کے مسافروں حادثے کے بعد ادائی (بقیہ 04 صفحہ 03)

# سرینگر، میر واعظ عمر فاروق گھر میں دوبارہ سے نظر بند

## لداخ خطے میں بغاوت غیر آئینی فیصلے کا براہ راست نتیجہ ہے، عمر فاروق

سری نگر (کے پی آئی) معروف حریت کانفرنس کے چیئرمین میر واعظ عمر فاروق نے لیہ میں ہونے والے تشدد کے واقعات پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ لداخ کے عوام کو اپنے جائز حقوق کے لئے پرامن جدوجہد کرنے کا حق ہے۔ انہوں نے کہا

**بقیہ 1**

ہرت روڈ کا تحفہ ملا ہے اس پر اظہار تشکر کرتے ہوئے کہا کہ حکومت کی طرف سے ہمارے علاقے کے لوگوں کے لئے ہر سہولت کا خیال رکھا جا رہا ہے ہم اس پر حکومت کے شکر گزار ہیں۔ اس موقعہ پر ڈپٹی کمشنر راولاکوٹ کا کہنا تھا کہ ہرت روڈ کا تحفہ ملنا علاقہ کے لوگوں کے لئے بڑی خوشی کی بات ہے اس سڑک کے بننے سے علاقہ کے لوگوں کو بہت فائدہ ہوگا۔ ہرت روڈ کے بننے سے سیاحت کو فروغ ملے گا۔ اس موقعہ پر ایم پی اے سردار محمد یوسف نے کہا کہ ہرت روڈ کا تحفہ ملنا علاقہ کے لوگوں کے لئے بڑی خوشی کی بات ہے

# Editorial

# ادارتی صفحہ

روزنامہ کشمیر دھرتی
www.dailydhartiajk.com dailydharti@gmail.com
Ph: 05824-445864 Fax: 05824-445865
چیف ایڈیٹر: عابد صدیق ★ ایڈیٹر: عمر خیام

## جذبہ حب الوطنی قابلِ تعریف مگر حکمتِ عملی لازم ہے

راجہ محمد فاروق حیدر خان کا حالیہ بیان جس میں انہوں نے آزاد کشمیر کے عوامی عزم اور بھارتی تسلط کے خلاف کشمیریوں کی جاری قربانیوں کو سراہا ہے، خلوصِ نیت اور جذبہ حب الوطنی کی عکاسی کرتا ہے۔ مقبوضہ و آزاد کشمیر کے لوگوں کی قربانیاں تاریخ کا حصہ ہیں اور ان کے لیے اٹھنے والی آہ اور قربانی کو سنجیدگی سے لینا چاہیے۔ اس نکتے کو اجاگر کرنا ضروری ہے کہ کشمیر کا مسئلہ انسانی، سیاسی اور تاریخی نوعیت کا ہے اور اس کا حل صرف طاقت یا محض بیانات سے ممکن نہیں۔ تاہم، بلند و بانگ دعوے اور جارحانہ بیانات جب عملی حکمتِ عملی، سفارتی منصوبہ بندی اور بین الاقوامی قومی سطح پر رابطوں کے بغیر ہوں تو وہ مفید رہنمائی فراہم کرنے سے قاصر رہتے ہیں۔ بھارتی وزیر دفاع کو "سبق" یاد دلانے کی زبان اگرچہ عوامی حوصلہ بڑھانے کے لیے کارگر ہو سکتی ہے مگر سرحدی کشیدگی اور دونوں طرف کے تحفظات کو دانش مندانہ انداز میں نمٹانے کے لیے ہماری قیادت کو زیادہ ذمہ دارانہ، ثبوت پر مبنی اور نتیجہ خیز حکمتِ عملیاں اختیار کرنی ہوں گی۔ ایک مضبوط روایت یہ بھی ہے کہ کشمیر کے سوال کو بین الاقوامی قوانین، انسانی حقوق کے حوالوں اور اقوام متحدہ کی قراردادوں کے دائرے میں رکھ کر اجاگر کیا جائے۔ سیاسی نعرے اور جذباتی بیانات عوامی یکجہتی کی تصویر بناتے ہیں مگر مسئلے کے دیرپا حل کے لیے بین الاقوامی تائید موثر سفارت کاری اور مقبوضہ و آزاد کروڑوں کشمیریوں کی فلاح و بہبود پر توجہ لازمی ہے۔ اس میں مقامی سیاسی قیادت، سول سوسائٹی اور وفاقی اداروں کا مربوط کردار نہایت اہم ہے۔

پاکستان اور آزاد کشمیر کی قیادت کے لیے یہ لمحہ ذمہ داری کا تقاضا کرتا ہے: ہم اگر حقیقی معنوں میں کشمیر کی آزادی یا کشمیری حقوق کی بات کرتے ہیں تو روزمرہ کے مسائل روزگار، تعلیم، صحت اور بنیادی سہولیات کو نظرانداز نہیں کر سکتے۔ عوام کی فکری اور معاشی ترقی کے بغیر کسی تحریک کی پائیداری کمزور رہتی ہے۔ راجہ فاروق حیدر کے الفاظ میں موجود ولولہ اس بات کی یاد دہانی بھی ہے کہ عوامی حمایت کو تقویت دینے کے لیے عملی اقدامات درکار ہیں۔ یہ بھی قابلِ غور ہے کہ علاقائی امن و استحکام ہمارے دیرینہ قومی مفاد میں ضم ہے۔ تشدد یا جذباتی بیانات سے اگر ایسا تاثر جائے کہ کوئی بات صرف اسلحہ یا جارحانہ آرائی سے حل ہو سکتی ہے تو وہ خطرناک ہوگا۔ اسی لیے متبوضہ کشمیر کی حقیقی فلاح اور حقوق کے حصول کے لیے قانون، انسانی حقوق اور بین الاقوامی ضوابط کے مطابق چلنے والی پالیسی سب سے موثر راستہ قرار پاتی ہے۔ راجہ فاروق حیدر خان جیسے تجربہ کار سیاسی رہنماؤں کی ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ اپنے بیانات میں جذبہ حب الوطنی کے ساتھ تحمل، مستقبل گھوسوچ اور واضح حکمتِ عملی بھی شامل کریں۔ عوام کی آواز بلند کرنا ضروری ہے مگر اس آواز کو ملک و قوم کے طویل المدتی مفاد، بین الاقوامی حمایت اور داخلی استحکام کے تناظر میں بھی پروان چڑھانا ہوگا۔ اگر یہی راستہ اختیار کیا جائے تو کشمیری قوم کی جدوجہد کو نہ صرف اخلاقی بلکہ عملی کامیابی بھی مل سکتی ہے۔

## مہاجرین کشمیر مقیم پاکستان کی 12 سیٹیں اور عوامی ایکشن کمیٹی آزاد کشمیر؟

آزاد جموں و کشمیر قانون ساز اسمبلی کے 53 ہاؤس میں 12 سٹیٹس مہاجرین مقیم پاکستان (06 جموں و 06 پونچ) کے حوالے سے مختص ہیں جو عبوری آئین آزاد جموں و کشمیر میں سال 2018ء میں ترمیم ترمیم کے بعد صرف الیکشن لاز کے تحت مختص تھیں اور ترمیمی ترمیم کے ذریعے عبوری آئین کے آرٹیکل (ii)،(iii) کے تحت 06 پونچ کشمیر کے 14 اگست 1947ء کے دن موجود اضلاع مظفرآباد، ہاٹیاں بالا (اسلام آباد) اور باڑہ مولہ کے مہاجرین مقیم پاکستان اور 06 جموں کے مہاجرین مقیم پاکستان اور منگلا ڈیم کے متاثرین سے بذریعہ انتخابات پُر ہونی تھی۔ فی الزین پونچ سٹیٹ (وقت) کے مہاجرین کے ساتھ موجودہ آزاد کشمیر کے پونچ کے دو باشندگان جو پاکستان میں مقیم تھے یا مارشل قیام پذیر ہو کر آتے تھے کو بھی شامل کیا جانا رہا ہے (درج رہے مہاجرین ساری ریاست میں ہوتے ہیں)۔

- ان بارہ سیٹوں پر انتخابات براہ راست یا بالواسطہ طور ہونگے اس کی اور مہاجرین (Refugees) کی ریاستی حیثیت کی تعریف اس آئینی شق کا حصہ نہیں ہے۔ چنانچہ ہم اپنے کالموں میں اس امر کا تذکرہ کرتے رہے ہیں کہ اقوام متحدہ کی معروف کشمیر قراردادوں (1948-49) کے تحت ریاست کشمیر کے آزاد و مقبوضہ حصوں کے درمیان جو غیر آئینی و غیر قانونی تقسیم کی تھی کی تبدیلی اقوام متحدہ کی ان قراردادوں میں ترمیم سے ہی ہو سکتی ہے جو آج تک نہیں ہوئی۔ اس لئے غیر قانونی لائن کو کنٹرول لائن (LOC) اور ان میں درج بین الاقوامی مسئلہ کو کسی طور دو اسرائیلی معتبر قرار نہیں دیا جا سکتا۔ اس لحاظ سے شملہ معاہدہ میں غیر قانونی لائن کنٹرول لائن اور اس بین الاقوامی مسئلہ کو کسی طور دو اسرائیلی معتبر قرار نہیں دیا جا سکتا۔ اس لحاظ سے شملہ معاہدہ کے ذریعے مسئلہ کشمیر کے حل کے لئے متحدہ پاکستان کے مابین دوطرفہ بات چیت رائے شماری (Plebiscite) کے عمل کو آگے بڑھانے کے لئے ایک Wayforward سال سے زیادہ عرصہ گزر چکا ہے۔ اس پر بھی 52 سال سے زیادہ عرصہ کوئی مثبت بات چیت نہیں ہوئی۔ اسطرح شملہ معاہدہ کی یہ شق عملاً غیر مؤثر (Redundant) ہو چکی ہے۔ (عبوری آئین کے تحت UNCIP Resolution پر عملدرآمد تک وفاقی حکومت کا تعینات ہے)۔

- عبوری آئین کے آرٹیکل (2)1 کے تحت "آزاد جموں و کشمیر" ان علاقوں کا تعین کرتا ہے جو جغرافیائی طور پر ریاست کشمیر کا حصہ ہیں اور ان کے لیے ایک قانون ساز اسمبلی کا قیام عمل میں آیا ہے۔ اس کے تحت ریاست کشمیر کے آزاد و مقبوضہ حصوں کے درمیان جو غیر قانونی تقسیم کی تھی کی تبدیلی اقوام متحدہ کی ان قراردادوں میں ترمیم سے ہی ہو سکتی ہے جو آج تک نہیں ہوئی۔ اس لئے غیر قانونی لائن کو کنٹرول لائن (LOC) اور ان میں درج بین الاقوامی مسئلہ کو کسی طور دو اسرائیلی معتبر قرار نہیں دیا جا سکتا۔ اس لحاظ سے شملہ معاہدہ میں غیر قانونی لائن کنٹرول لائن اور اس بین الاقوامی مسئلہ کو کسی طور دو اسرائیلی معتبر قرار نہیں دیا جا سکتا۔ اس لحاظ سے شملہ معاہدہ کے ذریعے مسئلہ کشمیر کے حل کے لئے متحدہ پاکستان کے مابین دوطرفہ بات چیت رائے شماری (Plebiscite) کے عمل کو آگے بڑھانے کے لئے ایک Wayforward سال سے زیادہ عرصہ گزر چکا ہے۔ اس پر بھی 52 سال سے زیادہ عرصہ کوئی مثبت بات چیت نہیں ہوئی۔ اسطرح شملہ معاہدہ کی یہ شق عملاً غیر مؤثر (Redundant) ہو چکی ہے۔ (عبوری آئین کے تحت UNCIP Resolution پر عملدرآمد تک وفاقی حکومت آزاد جموں و کشمیر قانون ساز اسمبلی کے 53 ہاؤس میں 12 سٹیٹس مہاجرین مقیم پاکستان (06 جموں و 06 پونچ) کے حوالے سے مختص ہیں جو عبوری آئین آزاد جموں و کشمیر میں سال 2018ء میں ترمیمی ترمیم کے بعد صرف الیکشن لاز کے تحت مختص تھیں اور ترمیمی ترمیم کے ذریعے عبوری آئین کے آرٹیکل (ii)،(iii) کے تحت 06 پونچ کشمیر کے 14 اگست 1947ء کے دن موجود اضلاع مظفرآباد، ہاٹیاں بالا (اسلام آباد) اور باڑہ مولہ کے مہاجرین مقیم پاکستان اور 06 جموں کے مہاجرین مقیم پاکستان اور منگلا ڈیم کے متاثرین سے بذریعہ انتخابات پُر ہونی تھی۔ فی الزین پونچ سٹیٹ (وقت) کے مہاجرین کے ساتھ موجودہ آزاد کشمیر کے پونچ کے دو باشندگان جو پاکستان میں مقیم تھے یا مارشل قیام پذیر ہو کر آتے تھے کو بھی شامل کیا جانا رہا ہے (درج رہے مہاجرین ساری ریاست میں ہوتے ہیں)۔

- ان بارہ سیٹوں پر انتخابات براہ راست یا بالواسطہ طور ہونگے اس کی اور مہاجرین (Refugees) کی ریاستی حیثیت کی تعریف اس آئینی شق کا حصہ نہیں ہے۔ چنانچہ ہم اپنے کالموں میں اس امر کا تذکرہ کرتے رہے ہیں کہ اقوام متحدہ کی معروف کشمیر قراردادوں (1948-49) کے تحت ریاست کشمیر کے آزاد و مقبوضہ حصوں کے درمیان جو غیر قانونی تقسیم کی تھی کی تبدیلی اقوام متحدہ کی ان قراردادوں میں ترمیم سے ہی ہو سکتی ہے جو آج تک نہیں ہوئی۔ اس لئے غیر قانونی لائن کو کنٹرول لائن (LOC) اور ان میں درج بین الاقوامی مسئلہ کو کسی طور دو اسرائیلی معتبر قرار نہیں دیا جا سکتا۔ اس لحاظ سے شملہ معاہدہ میں غیر قانونی لائن کنٹرول لائن اور اس بین الاقوامی مسئلہ کو کسی طور دو اسرائیلی معتبر قرار نہیں دیا جا سکتا۔ اس لحاظ سے شملہ معاہدہ کے ذریعے مسئلہ کشمیر کے حل کے لئے متحدہ پاکستان کے مابین دوطرفہ بات چیت رائے شماری (Plebiscite) کے عمل کو آگے بڑھانے کے لئے ایک Wayforward سال سے زیادہ عرصہ گزر چکا ہے۔ اس پر بھی 52 سال سے زیادہ عرصہ کوئی مثبت بات چیت نہیں ہوئی۔ اسطرح شملہ معاہدہ کی یہ شق عملاً غیر مؤثر (Redundant) ہو چکی ہے۔ (عبوری آئین کے تحت UNCIP Resolution پر عملدرآمد تک وفاقی حکومت

- عبوری آئین کی تعریف دوائرہ کار اور State Subjects وغیرہ کی تعریف و قانون سازی کے اختیارات کو تبدیل کیا جانے تا قائم کرتے ہیں۔ اس موقع پر ہم کسی کے لئے مشکلات میں اضافہ یا کسی کی مدد نہیں کرنا چاہتے۔ تاہم ہماری سمجھ کی رائے میں آزاد ریاست نے تبدیلی سے اصلاح احوال کا موقع نہ دیا تو Evaluatory Revolutionary Process کو موقع نہ دیا تو حکومت پاکستان اور مقتدرہ قوتوں کے اقدامات کے پیچھے چھپا ہوا نکتہ رہے گا۔

☆☆☆☆

## مذاکرات ناکام، دونوں جانب سے تیاریاں

حکومت پاکستان کی نگرانی میں "جوائنٹ عوامی ایکشن کمیٹی جموں و کشمیر" اور آزاد جموں و کشمیر حکومت کے نمائندوں کے درمیان ہونے والے مذاکرات کسی نتیجہ پر پہنچے بغیر ہی ختم ہو گئے۔ مذاکرات کے اعلان کے ساتھ ہی دونوں جانب سے 29 تجویز کی جو کہ ان کی تیاریاں شروع ہو چکی تھیں۔ جس سے اندازہ ہوا رہا تھا کہ مذاکرات کھلی ڈھنگ پر نہ ہو رہے ہوں گے۔ وفاقی حکومت نے ذمہ داری لیکر کے انٹیلیکٹس کے ساتھ اور دوسرا ٹیلیفون جاری کیا، جس کے تحت دو ہزار افراد پر مشتمل فورسز کی نفری مظفرآباد پہنچے کے انتظامات کیے گئے۔ یہ دراصل نیم فوجی فورس ہی ہے۔ عوامی ایکشن کمیٹی" نے مذاکرات ادھر "جوائنٹ عوامی ایکشن کمیٹی" نے مذاکرات کے بائیکاٹ کا سلسلہ جاری رکھا ہوا ہے۔ مذاکرات کامیاب ہونے یا ناکام اس سے قطع نظر ایک اہم نکتہ ضرور سامنے آیا کہ وفاقی حکومت نے آزاد کشمیر کے بعض سیاست دانوں، راجہ فاروق حیدر، سردار فیروز احمد خان، چوہدری یاسین اور انوار الحق، کے اس بیانیے کو کہ مسترد کر دیا کہ کشمیر کیلئے "ریفرنڈم" ہے آزاد کشمیر میں کشمیر کا مقصد پورا ہو گیا ہے۔ وفاقی حکومت نے آزاد کشمیر کے بعض سیاست دانوں، راجہ فاروق حیدر، سردار فیروز احمد خان، چوہدری یاسین اور انوار الحق، کے اس بیانیے کو کہ مسترد کر دیا کہ کشمیر کیلئے "ریفرنڈم" ہے آزاد کشمیر میں کشمیر کا مقصد پورا ہو گیا ہے۔ اس سے قطع نظر ایک اہم نکتہ ضرور سامنے آیا کہ وفاقی حکومت نے آزاد کشمیر کے بعض سیاست دانوں، راجہ فاروق حیدر، سردار فیروز احمد خان، چوہدری یاسین اور انوار الحق، کے اس بیانیے کو کہ مسترد کر دیا کہ کشمیر کیلئے "ریفرنڈم" ہے آزاد کشمیر میں کشمیر کا مقصد پورا ہو گیا ہے۔ چنانچہ انہیں آزاد جموں و کشمیر اسمبلی سے بالواسطہ انتخابات کے ذریعے منتخب کرکے اور صوبائی اسمبلیوں میں رکھکر اپنے وفاداری کی نمائندگی پارلیمانٹ کو کرنی چاہیئے۔

- "International Bill of Human Rights 1948" (بین الاقوامی بنیادی انسانی حقوق) کی سیکشن 15 تحت کسی ریاست/ملک کا کوئی بھی شہری اپنی شہریت تبدیل کر کے دوسرے ملک کی شہریت اختیار کر سکتا ہے اور پھر واپس بھی آ سکتا ہے۔ چنانچہ دوہری شہریت یا ایک انسان کو دو سازاسمبلی میں مہاجرین جموں و کشمیر کے لیے مخصوص نشستوں اور کوٹے کے ساتھ کیا تو ہم اول روز سے مخالف رہے ہیں کیونکہ یہ مطالبہ معلوم ہوتی ہے اس پر کسی صورت بھی قرار دادیں ممکن ہے اور نہ ہی ریاست اور عوام کے مفاد میں ہے۔ اس کو جموں و کشمیر کے جمود، جمنے بھی کسی طور قبول نہیں کر سکتے۔ یہ حقیقت اپنی جگہ مسلمہ ہے کہ پاکستان اور آزاد کشمیر کے مقامی و مذہبی حلقوں نے باہمی "میرا میرا رشتہ کیا۔۔۔ الا الا الا الا" کے نعرے لگا کر حقیقت جموں و کشمیر کے عوام کو اجاگر۔ تجزیہ یہ ہے کہ ایک لاکھ سے زائد کشمیری شہید کیے گئے، پندرہ ہزار خواتین بھارتی فوجیوں کی درندگی کا شکار ہوئیں اور آج تک جس ہزار سے زائد کشمیری جیلوں میں قید ہیں۔ ایک لاکھ پندرہ ہزار بے گھر ہوئے، متبوضہ جموں و کشمیر اس وقت دنیا کی سب سے بڑی جیل بن چکا ہے۔ ان حالات میں یہ کہنا کہ ان لوگوں کے ساتھ رشتہ ختم کر دیا جائے، تاریخ سے وفادار اور قربانیوں کی توہین ہے۔ البتہ یہ بحث بجا ہے کہ مہاجرین کے نام پر پاکستان سے مختص ہونے والے اعلیٰ عہدیداران نے تحریک آزادی میں کوئی قربانیاں کردار ادا نہیں کیا۔ مگر انصاف کی کسوٹی پر پرکھا جائے تو آزاد کشمیر سے کامیاب ہونے والے ارکان اسمبلی اور 1947ء سے اب تک کے حکمران بھی تحریک آزادی کو آگے بڑھانے کے بجائے اسے مزید الجھانے میں ہی مصروف رہے ہیں۔ اگر اسی بنیاد پر شیئرکے جوں تو سب سے بڑا مطالبہ تو خود اسمبلی کے خاتمے کا ہونا چاہیے۔ اگر متبوضہ جموں و کشمیر کے عوام کے ساتھ ہمدردی اور محبت ہے تو پونچ کھل ڈیڈ ہ ضلع کے لیے، ریاستی ڈھانچے کے قیام کا کیا جواز ہے؟ آزاد کشمیر کی قانون ساز اسمبلی کا وجود بنیادی طور پر متبوضہ علاقے کے عوام کے ساتھ تعلق کی علامت ہے۔ اگر اس اسمبلی سے مہاجرین کے نمائندگی ختم کر دی جائے تو یہ ادارہ اپنی اصل اور معنویت کھو بیٹھے گا۔ یہ ادارہ اسی متضمہ کے قیام کے ہی متبوضہ علاقے کے عوام کے ساتھ رشتہ زندہ رکھا جائے۔ عوامی ایکشن کمیٹی نے رشتہ ختم کرنے کا مطالبہ تو کر دیا مگر اس کا متبادل حل نہیں بتایا جس سے ابہام پیدا ہوا ہے۔ ہاں، یہ درست ہے کہ وقت کے ساتھ رشتہ کار کو ختم بنایا جا سکتا ہے۔ یہ نشستیں 1990ء تک کے بعد آنے والے مہاجرین کے لیے مختص کی جا سکتی ہیں، جب کہ دو سال پہلے آنے والے مہاجرین کو آزاد کشمیر کی دو سٹیٹس میں شامل کر کے انتخابات کے دوران وہ آزاد کشمیر میں آکر اپنے مہاجر نمائندوں کو ووٹ دیں۔ اس سے مقامی عوام اور مہاجرین کے درمیان رشتہ مزید مضبوط ہوگا۔ آزاد کشمیر کے باشعور جو پاکستان میں مقیم ہیں، آج بھی اپنے گاؤں میں جا کر ووٹ کاسٹ کرتے ہیں۔ یہ حقیقت تسلیم کرنی چاہیے کہ مہاجرین کی نشستوں کو مکمل ختم کرنا یہ صرف غیر منطقی بلکہ غیر منصفانہ مطالبہ ہے۔ ان نشستوں کا مقصد محض نمائندگی نہیں بلکہ اس وجہ تبدیلی کی علامت ہے۔ جس کے لیے مقبوضی علاقہ کے مطابق متعلقہ انداز میں تقسیم کرنا ہوگا۔ مگر رشتہ توڑنے یا کوٹہ ختم کرنے جیسی باتیں نہ صرف غیر حقیقت پسند بلکہ تحریک آزادی کے بنیادی جذبے کے بھی منافی ہیں۔ جہاں تک بحران کا تعلق ہے، اس پر پوری قوم متفق ہے۔ آزاد کشمیر کے عوام یہ حقیقت جان چکے ہیں کہ ان کی بہبادی اور قربت کی اصل وجہ

1947ء والے حکمران ہیں، جنہوں نے اربوں کی جائیدادیں تو بنائیں مگر عوام کے لیے کچھ نہ کیا۔ یہ حکمران اعلان کر دیں کہ پنشن کا حق صرف سرکاری ملازم کا ہے مہاجرین اسمبلی کا نہیں۔ سابق حکمرانوں کے مراعات ختم کر دی جائیں اور اقتدار کے ایوانوں میں سادگی لائی جائے، وسائل عوام پر خرچ ہوں تو پھر یہ امید پاکستان کے حکمرانوں سے نہیں تو آزاد کشمیر میں کیسے ہو۔ مطالبات کے حق میں بولنا کریں پر امن ہونا چاہیے۔ وہ اپنا کام کا رہا اور کامیاب ہوتا ہے جو پرامن ہو، آئین ہو، آئین کی جانب سے تشدد بھی ہو تب بھی مظاہرین پر کامیابی ہے۔ درد نہ الجھیں محض تھوڑے سے تو سارے مطالبات

☆☆☆☆

## بھان متی نے کنبہ جوڑا

کشمیر بھر میں مراعات و وظیفہ ہے جس کے تحت ہر سال 1832ء سے لے کر 1976ء تک یہی وظیفہ ہے جس سے سرفروش کی تحریکوں نے جنم لیا طریق تعلیمی، اور تعلیمی کو یہاں کی تعلیمی کو ہی کو اور دیکھا۔ 1938ء میں ڈاکٹر آسنا سے یہاں کی حریت نے جب ایک علاقہ آزاد کروایا۔ وہاں ایک انقلابی حکومت یا قیام عمل میں آیا۔ مسئلہ کشمیر کا باقی کشمیر کو بھی آزاد کرا کر پاکستان کے ساتھ الحاق کرنا تھا لیکن پاکستان کی نمائندہ اسمبلی کے ممبران کی تعداد میں اضافہ ہوا۔ 1973ء میں پاکستان کی قومی اسمبلی میں آئین کی تشکیل کی تیاری شروع ہو چکی تھی۔ جس سے اندازہ ہو رہا تھا کہ مذاکرات محض دکھاوا ہیں۔ مذاکرات کا مقصد یہ تھا کہ پاکستان کی قومی اسمبلی میں آئین کی تشکیل کی تیاری کی جا رہی تھی۔ وفاقی حکومت نے اعلان کیا کہ مذاکرات کھلے ڈھنگ پر نہ ہو رہے ہوں گے۔ وفاقی حکومت نے ذمہ داری لیکر کے انٹیلیکٹس کے ساتھ اور دوسرا ٹیلیفون جاری کیا، جس کے تحت دو ہزار افراد پر مشتمل فورسز کی نفری مظفرآباد پہنچے کے انتظامات کیے گئے۔ یہ دراصل نیم فوجی فورس ہی ہے۔ "جوائنٹ عوامی ایکشن کمیٹی" نے مذاکرات کا بائیکاٹ